میڈیا آفس
حزب التحریر
آسٹریلیا

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ كَمَا ٱسْتَخْلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ ٱلَّذِى ٱرْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِى لَا يُشْرِكُونَ بِى شَيْـًٔا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴾

جمعرات، 20ذوالحجہ، 1437ھ 22/09/2016 نمبر: 02/16

مسلمانوں کے خلاف بڑھتا ہوا تعصب، سیکولر غیر اسلامی نظریہ حیات اور سیاست کا نتیجہ ہے

ایک اہم تحقیقی سروے کے مطابق 49 فیصد آسٹریلین، مسلمانوں پر آسٹریلیا آمد (امیگریشن) پر پابندی کی حمایت کرتے ہیں۔ اس حمایت کی بنیادی وجہ "دہشگردی کے خدشات" اور یہ تصور ہے کہ مسلمان "آسٹریلوی اقدار" کا حصّہ اور معاشرے میں مکمّل طور پر جذب نہیں ہو سکتے۔ اس تحقیقی سروے کی درستگی سے قطع نظر، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ پورے مغرب میں مسلم مخالف جذبات بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

اس حوالے سے حزب التحریر آسٹریلیا درج ذیل نقاط پر زور دیتی ہے:

1 اسلام مخالف جذبات کا زور پکڑنا پریشان کن ہے لیکن بالکل بھی حیران کن نہیں۔ اسلام کے متعلق شبہات اور نفرت سے بھرپور چلائی جانے والی پندرہ سالہ مہم کے متوقع نتائج یہی نکلنے تھے۔ ایک مہم جس کو اہم سیاستدانوں نے بھڑکایا اور میڈیا میں موجود تمام نمائندوں کی جانب سے بڑی ذمّہ داری سے چلایا۔ دہشت گردی کی آڑ میں اس مہم کے ذریعے لوگوں کے اذہان میں یہ تاثر نقش کیا گیا کہ اسلامی عقائد ہی تشدد کی اصل وجہ ہیں، لہٰذا اسلام کو موردِ الزام ٹھہرایا گیا اور اس بات پر زور دیا گیا کہ اسلام میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ مسلسل پندرہ سال سے اسلام کو سیاستدانوں نے صرف سیاسی مقاصد کے لئے نشانہ بنایا اور میڈیا نے اسلام کی ایک خوفناک شکل پیش کی۔ اس عرصے میں اسلام اور مسلمانوں کو قومی سلامتی اور دہشت گردی اور اسی طرح قومی اقدار اور ان کے اندر جذب ہونے کے انداز سے دیکھا گیا۔ ان تمام اسباب سے ممکنہ طور پر اور کیا نتیجہ توقع کر سکتے ہیں؟

2۔ اس پر ستم ظریفی یہ ہے کہ مغربی طاقتوں کی جانب سے پچھلی ڈیڑھ دہائی میں دو مسلمان ممالک پر حملے کیے گئے اور انہیں تباہ و برباد کیا گیا۔ عرب میں اٹھی مخلص تحریکوں کو مغربی طاقتوں نے اپنے فائدے کے لئے استعمال کیا جس کا تباہ کن نتیجہ شام کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ مسلم دنیا میں آمروں کو سہارا اور مدد فراہم کی گئی، ابو غریب اور گوانتاناموبے جیسی جیلوں میں ہر طرح کے انسانیت سوز جرائم کا ارتکاب کیا گیا۔ ان سب کے باوجود مسلمانوں پر بدترین مظالم ڈھائے گئے اور انہی کو اصل مسئلہ سمجھا جا رہا ہے۔ یقیناً، وہی جن کا سب کچھ لٹ گیا، جنہیں دربدر پناہ لینے پر مجبور کیا گیا، انہیں ہی آج مجرم ٹھہرایا جا رہا ہے۔ یہی اس تعصب کے پیچھے کارفرما سوچ ہے، جس کی تنگ نظر سیاست سے حوصلہ افزائی کی گئی۔

3 دائیں بازو کے سیاست دان جو اس پر متعصب رویے کا چہرہ بنے ہوئے ہیں، اپنی تنقید کا رخ ان کی جانب کرنا ہمیں اپنے اصل ہدف سے ہٹا دے گا۔ اس کی اصل وجہ مرکزی دھارے کی سیاست ہے جس نے ایسا سیاسی اور معاشرتی ماحول پیدا کیا جس نے اسلام مخالف شبہات اور نفرت کو ابھارا۔ اس کا فائدہ ان سیاست دانوں نے اٹھایا جنہیں بہت کم پزیرائی ملتی تھی۔ جو پر تعصب راستہ پولینن ہنس جیسے افراد نے اپنایا اس کو ہموار کرنے والے جون ہوورڈ، کیون رڈ، جولیا گلارڈ، ٹونی ایبوٹ اور ملکوم ٹرنبل کی پالیسیاں اور مقاصد ہی ہیں۔ بعد الذکر اول الذکر کا ہی سہارا لیتا ہے۔ اس کی زندہ مثال حال ہی میں اقوام متحدہ میں صدر اوباما اور وزیر اعظم ٹرن بل کے پناہ گزینوں کے بارے میں تبصروں میں دیکھی جا سکتی ہے، حالانکہ یہ انہی کی پالیسیاں ہیں جو مسائل کی جڑ ہیں اور اسی جانب ہماری تنقید کا رخ ہونا چاہیے۔

4۔ ہمارے سامنے اس وقت کیا ہے، بل آخر ایک سیکولر اور روشن خیالی اور اس کے نتیجے میں ہونے والی سیاست کی حیرت انگیز ناکامی ہے۔ ایک نظریہ حیات جو خود غرضی اور انفرادیت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، جو روحانیت کو نکال باہر کرتا ہے، جو مادہ اور مادہ پرستی کو مقدم رکھتا ہے، جو دنیا کی ہر چیز کی سوداگری کرتا ہے، جو انسانیت کو ایسی ظالمانہ قوموں میں تقسیم کرتا ہے جس میں ہر قوم کا محرک اس کا تنگ نظر "قومی مفاد" ہے۔ جس کے نتیجے میں طاقتور قومیں کمزور قوموں کا ہر ممکنہ طریقے سے استحصال کرتی ہیں اور ہر قوم میں اشرافیہ ہر انداز سے عوام کا استحصال کرتی ہے۔ رائج سیاسی نظام جو کہ بڑی بڑی کمپنیوں کے اثر و رسوخ سے بد عملی کا شکار ہو گیا ہے، اس کے پاس عوام کو درپیش حقیقی مسائل کا کوئی حل موجود ہی نہیں ہے۔ اس میں کیے گئے ہر عمل میں عصبیت اور وطن پرستی جیسے پست جذبات کا پایا جانا ایک لازمی امر ہے، جس کے نتیجے میں کسی نہ کسی اقلیت کا استحصال ہونا ناگزیر ہے۔

5۔ اس تناظر میں مسلمانوں کو ایک طاقتور چیلنج کا سامنا ہے۔ ہم نے نہ صرف بڑھتی ہوئی نفرت اور تعصب کا سامنا کرنا ہے بلکہ ہم نے اسی شرافت اور جواں مردی سے کرنا ہے جس کا تقاضا اسلام ہم سے کرتا ہے۔ یہ موقع دبنے اور ڈرنے کا نہیں کیونکہ ایسا کرنا آپ ﷺ کی تعلیمات سے بالکل بھی مطابقت نہیں رکھتا۔ ہم نے باہمّت ہو کر

اسی نظریہ حیات کو اور نظام کو نشانہ بنانا ہے۔ ہم نے یہ باور کروانا ہے کہ اسلام مسئلہ نہیں بلکہ آج کے وقت کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس خودپسندی اور تنگ نظری کی سیاست سے آگے نکلنا ہے اور حق کی سیاست کو اپنانا ہے جو کہ ظلم کے خلاف مزاحمت اور انسانیت کی علمبردار ہے۔

آسٹریلیا میں حزب التحریر کا میڈیا آفس